السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ کہف میں حضرت خضرؑ کے متعلق لکھا ہے کہ۔ وَعَلَّمنٰهُ مِن لَدُنّا عِلمًا ٦٥ زید کہتا ہے کہ حضرت خضرؑ کو اللہ تعالیٰ نے علم ادنی عطا کیا تھا۔ جو اس آیت میں مذکور ہے۔ عمر کہتا ہے کہ علم لدنی کی تعریف کیا ہے۔ اس آیت میں تو علم لدنی کا تذکرہ نہیں ہے۔ زید اس کے ثبوت میں صحیح بخاری کے باب العلم کی ایک حدیث جو حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے دو قسم کے علم بتائے تھے۔ ایک کو تو ہم نے سب کے لئے پھیلایا اور سب پر ظاہر کردیا۔ اگر دوسرے کو ظاہر کروں تو میرا حلقوم کٹ جاوے گا۔ یعنی میں قتل کیا جاوں گا۔ یہ دوسرا علم وہی علم باطنی یا علم لدنی ہے۔ سوال یہ ہے کہ علم لدنی کی تعریف کیا ہے۔ علم لدنی کوئی علم ہے یا نہیں؟ (احمد ظہیر الحسن بانسدیہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علم لدنی اس علم کو کہتے ہیں جو بغیر کسب کی وحی یا الہام سے حاصل ہو۔ اس لئے سارا قرآن علم لدنی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

(وَقَد ءاتَينـٰكَ مِن لَدُنّا ذِكرًا ٩٩ (طٰہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جو بتایا گیا اس کی اشاعت کرنے کا حکم یا منع نہیں تھا اسی لئے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے بعض واقعات نہیں بتائے۔ جو ظالم امراء کے متعلق تھے مصلحت بینی تھی۔ گناہ نہیں تھا۔ گناہ جب ہوتا کے حکم کے خلاف ہوتا۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ موت سے مرے تھے۔

شرفیہ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کو دو قسم کی احادیث معلوم تھیں۔ ایک متعلق احکام دین اور دوسری متعلق شرور فتن آپ نے احادیث احکام کی اشاعت فرمائی۔ مگر فتن کی احادیث کو حکام ظلمہ کی وجہ سے حسب موقع بیان کیا اور بس۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص178

محدث فتویٰ